99756 ـ بیوی زیادہ جماع کی رغبت نہیں رکھتی اس لیے خاوند کو مشت زنی کا سہارا لینا پڑتا ہے

سوال

میں قوی شہوت کا مالك ہوں اور روزانہ بیوی سے ہم بستری کرنے کی رغبت ركھتا ہوں، جب بیوی سے ہم بستری کا کہتا ہوں تو وہ نامعقول سے دلائل دے کر اور مختلف قسم کے بہانے بنا کر ایسا کرنے سے انکار کر دیتی ہے، مثلا اس کا کہنا ہے کہ وہ تھکی ہوئی ہے، یا پھر وہ غسل کرنے میں سستی سے کام لیتی ہے، یا دوسرے دن کرنے کا کہ کر ٹال دیتی ہے.
اس لیے ہفتہ میں صرف دو بار ہی ہم بستری ہوتی ہے، میں صبر نہیں کر سکتا جس کی بنا پر مجھے مشت زنی کا سہارا لینا پڑتا ہے کہ کہیں زناکاری میں نہ پڑجاؤں، حالانکہ مجھے علم ہے کہ مشت زنی حرام ہے، لیکن اس کے باوجود میں ہفتہ میں تین بار مشت زنی کا مرتکب ہوتا ہوں، اور میری بیوی میرے پہلو میں ہوتی ہے، اور اسے اس کا علم ہوتا ہے.
یہ علم میں رہے کہ میری بیوی بناؤ سنگھار کا خوب خیال رکھتی ہے، اور خوشبو بھی لگاتی ہے، لیکن اس میں صرف عیب یہ ہے کہ کثرت جماع سے بھاگتی ہے، میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں مشت زنی کرنے سے گنہگار تو نہیں ہو رہا، اور اگر گناہ ہوتا ہے تو کیا میرے مشت زنی کرنے کا گناہ میری بیوی کو بھی ہوتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند پر بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا واجب ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو النساء (19).

اور حسن معاشرت میں جماع بھی شامل ہے، اور یہ بقدر کفائت خاوند پر واجب ہے، جب تك خاوند کا جسم کمزور نہ پر جائے یا پھر اسے معاش سے دور اور مشغول نہ کردے.

اور بیوی پر واجب ہے کہ جب خاوند اسے ہم بستری کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کرے، اور اگر وہ انکار کرتی ہے تو نافرمان شمار ہوگی؛ کیونکہ بخاری اور مسلم نے درج ذیل حدیث روایت کي ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر ہم بستری کے لیے بلائے اور وہ انکار کر دے اور خاوند رات ناراض ہو کر بسر کرے تو صبح ہونے تك اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بیوی پر واجب ہے کہ جب خاوند اسے ہم بستری کے لیے بلائے تو وہ اس کی اطاعت کرے، یہ اس کے لیے فرض و واجب ہے... اس لیے جب بیوی اس کی بات ماننے سے انکار کر دے تو وہ نافرمان اور بددماغ شمار ہوگی...

جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

اور جن عورتوں کی تمہیں بددماغی اور نافرمانی کا ڈر ہے تو انہیں تم نصیحت کرو، اور انہیں بستر میں چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو، اور اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو پھر ان پر کوئی راہ تلاش مت کرو . انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 145 - 146).

لیکن خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ بیوی پر جماع کا اتنا بوجھ ڈالے جسے وہ برداشت ہی نہ کر سکے، اور اگر بیوی بیماری یا پھر برداشت نہ کرنے کی بنا پر جماع سے انکار کرتی ہے تو وہ گنہگار نہي ہوگی.

ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لونڈی اور بیوی پر فرض ہے کہ جب اس کا مالك اور خاوند اسے ہم بستری کی دعوت دے تو وہ اس سے انکار مت کرے، الا یہ کہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا پھر بیماری ہو کہ جماع سے تکلیف ہوتی ہو، یا پھر فرضی روزے سے ہو، اگر بغیر عذر انکار کرتی ہے تو وہ ملعونہ ٹھرے گی " انتہی

دیکھیں: المحلی (10 / 40).

اور بھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے لیے اپنی بیوی سے ہر وقت استمتاع کرنا اور لطف اندوز ہونے کا حق ہے، جب تك یہ چیز بیوی کو فرائض سے نہ روکے یا پھر اسے ضرر نہ دے، کیونکہ اس حالت میں حسن معاشرت نہیں کہلائیگی، اور جب اسے فرائض سے مشغول نہیں کرتا اور روکتا نہیں اور نہ ہی اس میں اس کے لیے نقصان و ضرر ہے تو پھر خاوند کو استمتاع کا حق ہے " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 189).

جس بیوی خاوند کے کثرت جماع سے ضرر ہوتا ہو وہ اپنی برداشت کے مطابق خاوند کے ساتھ معین عدد میں جماع کرنے پر اتفاق کر لے، اور اگر وہ اس سے زائد کرے جس سے بیوی کو ضرر ہوتا ہو تو وہ اپنا معاملہ قاضی کے سامنے پیش کر سکتی ہے تا کہ قاضی خاوند کو متعین کردہ عدد کا التزام کرنے کا حکم دے.

دوم:

مشت زنی حرام ہے اس کے تفصیلی دلائل سوال نمبر (329) کے جواب میں بیان ہو چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

بیوی کے ہاتھ سے آدمی کے لیے مشت زنی کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس سے استمتاع مباح ہے، اور اسی طرح اگر شرمگاہ کے باہر انزال کر دے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں،، مگر اپنی بیویوں پر یا اپنی لونڈیوں پر تو یہ قابل ملامت نہیں المومنون (5 - 6).

اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (826) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

اگر بیوی کو وطئ نقصان دیتی ہو تو پھر اسے اس میں کوئی نقصان نہیں کہ اس کا خاوند اس کے علاوہ کسی اور چیز سے استمتاع کرے، اور بیوی کے لیے لازم ہے کہ وہ خاوند کو یہ استمتاع کرنے دے.

خاوند اور بیوی کو چاہیے کہ وہ الفت و محبت کی فضا میں اس مسئلہ کو صراحتا حل کریں، اور ہر ایك کو دوسرے کے حقوق کو پہچانے، اور اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس پر کیا واجبات ہیں، اور عام طور پر ازدواجی مشکلات

پيدا ہى اس سے جہالت كى بنا پر پيدا ہوتى ہيں.

بعض خاوند ايسے ہيں جو صرف اپنى خواہش پورى كرنے كى حرص ركھتے ہيں، اور يہى نہيں بلكہ اس ميں جلدبازى بھى كرتے ہيں اور انہيں بيوى كى كوئى پرواہ نہيں، اور نہ ہى استمتاع ميں بيوى كے حق كا خيال كرتے ہيں، تو اس طرح اس ملاقات سے فائدہ ہى ختم ہو جاتا ہے، اور وہ اس سے دور ہو جاتا ہے، اور اس كے ليے يہ ہم و غم بن جاتا ہے، اور اس پر ايك بوجھ سا بن كر رہ جاتا ہے.

اس ليے ہم كہتے ہيں كہ: آپ اپنے اور بيوى كے مابين الفت اور محبت و مودت پيدا كرنے كى كوشش كريں، اور آپ بيوى كى حالت كا خيال ركھيں، اور اس كے احساسات كو سمجھيں، اور جو چيز اسے نقصان اور تكليف ديتى ہے اس سے اجتناب كريں اور دور رہيں، اور اس مسئلہ ميں شرعى حكم ہے وہ اسے بتائيں اور اس ميں بيوى كى معاونت كريں، اور اسے اس سے نفرت مت دلائيں، تو مقصد كو پا ليں گے.

اللہ سبحانہ و تعالى ہميں اور آپ كو اپنى اطاعت و فرمانبردارى كرنے اور اپنى رضامندى والے اعمال كرنے كى توفيق نصيب فرمائے.

واللہ اعلم .